ہے یا ایسا نہیں کوئی سنبھالے اس ناتواں کو اگر
نہ ہاتھ لگے عصا نہ پا ایسا چلے وہ جیسے کہ ذرا سہارے

سکینہ دختر ہے کہ ہو ہو لہو کے آنسو رو رو کر اب
پکار نے بابا کا دیکھا نیزہ پہ بابا بابا ہی کر پکارے

سوا اُنکی ہے یہ مصیبت اب پارہ ہو گیا کلیجہ
ہنوز یہ کچھ ہے دو خون کا نو کے بیچ میں ہیں گوشوارے

کہیں ہیں زینب کہ ہے یہ دم مرادف کی کو منہ کو اپنا
خبر ہماری لو یا محمد نہیں بجز تم ہیں کوئی ہمارے

سو اٹھائے ہیں اب ایسا کہ ہے کسی کو مصیبت اپنی
جو وارث والی اب تن انکو ... ہیں سر کو بیمارے

زمین کربل کی آل تیری کو یہ لوٹے اب ہوئی ہے مسلخ
کہ اس جگہ میں ہوئے ہیں تیغ ستم سے اکثر ذبیح سارے

زرد خفت دل ایسی کوئی تیر آ کوئی ہے تیری جگر کا ٹکڑا
یتیم لوٹتے ہیں پڑے ہیں ایسا نہیں ہیں تیر کے سب ہیں ... بیمارے

بزرگ زادے ظالموں نے حیاتی کہا نہ چھوڑی کہ اب ہمارا
کسی کو ہوگی یہ شقاوت جو چھ مہینے کا طفل مارے

انھوں نے امت کہا کہ تیری یہ ظلم ہم پر کیا ہے اتنو
یہ روز محشر میں منہ کو اپنے دکھا دیگی تجکو خدا ہمارے

تو ملک زینب یہ باتیں کرتی تھی رو رو مشکل کشاہ تھے سمجھے
سر پٹک کر تا تھا یوں میں ... کے ٹوٹے ہیں جگر پارے

بس آگے خاموش ہو تو سودا زیادہ اس سے نہیں ہے طاقت
کہیگا کبتک کہ اس بیان سے ہوئی ہیں بیہوش سننے ہارے

## مرثیہ منفردہ

کیا نظر بھر بھر کے دیکھو ہو محرم کا ہلال
یہ مہینا وہ ہے یارو جس سے رو گرداں ہے سال

تیغ غم کھینچے ہے اُن نے جس سے منہ پر خلق کے
پنجۂ مژگاں کی ہتھوانسے رہے اشکوں کی ڈھال

آب ہے آتش فشاں ایسی کہ ہے اس تیغ کا
زخم لے مرہم دلوں پر زخم شعلہ کی مثال

دانۂ تسبیح خاک پاک ہے ہر دانۂ اشک
قطرہ جو گرتا ہے آنکھوں سے پھر از گرد ملال

ہو جب اس غم کا نہ پوچھو مجھسے ای یارو کہ میں
کیا کہوں تاثیر دور آسمان بدخصال

موتیوں کی آب دے ظالم صدف کی کام میں
تشنہ لب مر جائیں زینب ساقی کوثر کے لال

سننے والو اس سخن کی شرط لیا لینی میں دو در
پیکے آب سرد گر انکو نہ آوے انفعال

روز عاشورہ بھی کچھ کم روز محشر سے نہیں
دین کا خورشید دنیا سے گیا وقت زوال

گوش تک جبرئیل کی پہنچی نہ تھی جنکی صدا
آج رو رو یوں پکاریں ہیں وہ سر پہ خاک ڈال

یا رسول اللہ وہ گیسو مجنون آغشتہ ہیں
دیکھنا جنکا غبار آلودہ تھا جو پر و بال

تھامیاں کشتی میں سر نیزہ پہ رکھ از راہ طنز
بار لایا شاخ بر باغ رسالت کا نہال